https://www.afkareislami.com

(٦٣) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰۤى اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ، وَ هُوَ عَامِلُهٗ عَلَى الْكُوْفَةِ، وَ قَدْ بَلَغَهٗ عَنْهُ تَثْبِيْطُهُ النَّاسَ عَنِ الْخُرُوْجِ اِلَيْهِ لَمَّا نَدَبَهُمْ لِحَرْبِ اَصْحَابِ الْجَمَلِ:

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلِیٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ.

اَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ بَلَغَنِیْ عَنْكَ قَوْلٌ هُوَ لَكَ وَ عَلَيْكَ، فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلِیْ عَلَيْكَ فَارْفَعْ ذَيْلَكَ، وَ اشْدُدْ مِئْزَرَكَ، وَ اخْرُجْ مِنْ جُحْرِكَ، وَ انْدُبْ مَنْ مَّعَكَ، فَاِنْ حَقَّقْتَ فَانْفُذْ، وَ اِنْ تَفَشَّلْتَ فَابْعُدْ.

وَ ايْمُ اللّٰهِ! لَتُؤْتَيَنَّ حَيْثُ اَنْتَ، وَ لَا تُتْرَكُ حَتّٰى يُخْلَطَ زُبْدُكَ بِخَاثِرِكَ، وَ ذَآئِبُكَ بِجَامِدِكَ، وَ حَتّٰى تُعْجَلَ عَنْ قِعْدَتِكَ، وَ تَحْذَرَ مِنْ اَمَامِكَ كَحَذَرِكَ مِنْ خَلْفِكَ، وَ مَا هِیَ بِالْهُوَيْنٰى الَّتِیْ تَرْجُوْ، وَ لٰكِنَّهَا الدَّاهِيَةُ الْكُبْرٰى، يُرْكَبُ جَمَلُهَا، وَ يُذَلُّ صَعْبُهَا، وَ يُسَهَّلُ جَبَلُهَا.

فَاعْقِلْ عَقْلَكَ، وَ امْلِكْ اَمْرَكَ، وَ خُذْ نَصِيْبَكَ وَ حَظَّكَ، فَاِنْ كَرِهْتَ فَتَنَحَّ اِلٰى غَيْرِ رَحْبٍ،

مکتوب (٦٣)

عامل کوفہ ابوموسیٰ اشعری کے نام[1]، جب حضرتؑ کو خبر پہنچی کہ وہ اہل کوفہ کو جنگِ جمل کے سلسلہ میں جب کہ آپؑ نے انہیں مدد کیلئے بلایا تھا، روک رہا ہے:

خدا کے بندے علی امیر المومنین علیہ السلام کی طرف سے عبد اللہ ابن قیس (ابوموسیٰ) کے نام:

مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات کی خبر ملی ہے جو تمہارے حق میں بھی ہو سکتی ہے اور تمہارے خلاف بھی پڑ سکتی ہے۔ جب میرا قاصد تمہارے پاس پہنچے تو (جہاد کیلئے) دامن گردان لو، کمر کس لو، اور اپنے بل سے باہر نکل آؤ، اور اپنے ساتھ والوں کو بھی دعوت دو، اور اگر حق تمہارے نزدیک ثابت ہے تو کھڑے ہو، اور اگر بوداپن دکھانا ہے تو (ہماری نظروں سے) دور ہو جاؤ۔

خدا کی قسم! تم گھیر گھار کر لائے جاؤ گے خواہ کہیں بھی ہو، اور چھوڑے نہیں جاؤ گے یہاں تک کہ تم اپنی دو عملی کی وجہ سے بوکھلا اٹھو گے اور تمہارا سارا تار پود بکھر جائے گا، یہاں تک کہ تمہیں اطمینان سے بیٹھنا بھی نصیب نہ ہوگا، اور سامنے سے بھی اسی طرح ڈرو گے جس طرح اپنے پیچھے سے ڈرتے ہو۔ جیسا تم نے سمجھ رکھا ہے یہ کوئی آسان بات نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بڑی مصیبت ہے جس کے اونٹ پر بہر حال سوار ہونا پڑے گا، اور اس کی دشواریوں کو ہموار کیا جائے گا اور اس پہاڑ کو سر کیا جائے گا۔

لہٰذا اپنی عقل کو ٹھکانے پر لاؤ، اپنے حالات پر قابو حاصل کرو اور اپنا حظ و نصیب لینے کی کوشش کرو، اور اگر یہ ناگوار ہے تو ادھر دفان ہو جہاں نہ تمہارے لئے آؤ بھگت ہے، نہ تمہارے لئے چھٹکارے کی

https://www.afkareislami.com

وَ لَا فِيْ نَجَاةٍ، فَبِالْحَرِيِّ لَتُكْفَيَنَّ وَ اَنْتَ نَائِمٌ، حَتّٰى لَا يُقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ.

وَ اللهِ! اِنَّهٗ لَحَقٌّ مَّعَ مُحِقٍّ، وَ مَا نُبَالِيْ مَا صَنَعَ الْمُلْحِدُوْنَ، وَ السَّلَامُ.

-----☆☆-----

کوئی صورت۔ اب یہی مناسب ہے کہ تمہیں بے ضرورت سمجھ کر نظر انداز کیا جائے۔ مزے سے سوئے پڑے رہو! کوئی یہ بھی تو نہ پوچھے گا کہ فلاں ہے کہاں؟

خدا کی قسم! یہ حق پرست کا صحیح اقدام ہے اور ہمیں بے دینوں کے کرتوتوں کی کوئی پروا نہیں ہو سکتی۔ والسلام۔

--☆☆--

ط۱ جب امیر المومنین علیہ السلام نے اہل بصرہ کی فتنہ انگیزی کو دبانے کیلئے قدم اٹھانا چاہا تو امام حسن علیہ السلام کے ہاتھ یہ مکتوب عامل کوفہ ابو موسیٰ اشعری کے نام بھیجا جس میں اس کی دورنگی اور متضاد روش پر اسے تہدید و سرزنش کرتے ہوئے اسے آمادۂ جہاد کرنا چاہا ہے۔ کیونکہ وہ ایک طرف تو یہ کہتا تھا کہ امیر المومنین علیہ السلام امام برحق ہیں اور ان کی بیعت صحیح ہے اور دوسری طرف یہ کہتا تھا کہ ان کے ساتھ ہو کر اہل قبلہ سے جنگ کرنا درست نہیں ہے بلکہ یہ ایک فتنہ ہے اور اس فتنہ سے الگ تھلگ رہنا چاہیے۔ چنانچہ اس متضاد قول کی طرف حضرتؑ نے «هُوَ لَكَ وَ عَلَيْكَ» سے اشارہ کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب وہ حضرتؑ کو امام برحق سمجھتا ہے تو پھر ان کے ساتھ ہو کر دشمن سے برسرپیکار رہنا کیوں غلط ہے اور اگر آپؑ کے ساتھ ہو کر جنگ کرنا صحیح نہیں ہے تو آپؑ کو امام برحق سمجھنے کے کیا معنی۔

بہرحال اس کے جنگ سے روکنے اور قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوجود اہل کوفہ جوق در جوق اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرتؑ کی سپاہ میں شامل ہو کر جنگ میں پورا حصہ لیا اور اہل بصرہ کو ایسی شکست دی کہ وہ پھر فتنہ انگیزی کیلئے کھڑے ہونے کی جرأت نہ کر سکے۔

☆☆☆☆☆